بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالمی مبلغ، بین الاقوامی داعی الی اللہ

مولانا طارق جمیل صاحب

کے خطابات کی ایک جھلک

امت مسلمہ کا خطیب

مصقع

از قلم

سراپا رنج والم

ناشران۔ بندگان سبوح وقدوس جل جلالہٗ ارض اللہ

(تعالےٰ) شریف

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

وعلی آله واصحابه اجمعین

اما بعد

فاعوذ بالله من الشیطان الرجیم

بسم الله الرحمٰن الرحیم

یجاهدون فی سبیل الله ولا یخافون لومة لائم . (المائدہ) ۴۵.

اللہ کی راہ میں لڑیں گے۔اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے خوف نہ کریں گے۔

اللہ جل جلالہ نے اپنی پسندیدہ قوم کا تذکرہ فرماتے ہوئے ان کے روشن کردار کو یوں بیان فرمایا ہے۔کہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد بھی کرتے ہیں اور ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ بھی نہیں کرتے جہاد فی سبیل اللہ کی عظمت کا ہر ایک معترف ہے۔کیونکہ حضور اکرم ﷺ کا ارشادگرامی ہے کہ جس نے نہ جہاد کیا ہو اور نہ ہی کبھی جہاد کے بارے میں خیال کیا ہو۔وہ منافقت کے ایک حصے پر مرا ہے۔(مشکوۃ شریف کتاب الجہاد)۔

لہٰذا جہاد نہ کرنا اور نہ ہی جہاد کا ارادہ رکھنا منافقت کا حصہ ہے جو اہل ایمان حضرات خود جہاد پر نہیں جا سکتے وہ مجاہدین کے لئے دعا گو رہتے ہیں۔حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مدینہ شریف میں کچھ لوگ ایسے موجود ہیں کہ تم جہاں بھی چلے ہو یا جس وادی کو بھی طے کیا ہے وہ تمہارے ساتھ ہی رہے ہیں ایک حدیث میں ہے کہ وہ اجر میں تمہارے ساتھ شریک ہیں۔صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ وہ مدینہ شریف میں موجود ہوتے ہوئے ہمارے ساتھ شریک ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ مدینہ طیبہ میں موجود ہیں ان کو عذر نے روک رکھا ہے حضرت ملا علی قاری علیہ رحمتہ فرماتے ہیں کہ وہ دل ٗہمت اور نیت کے

ساتھ تمہارے ساتھ شریک ہیں۔

ان احادیث طیبہ سے واضح ہو گیا کہ جہاد کرنا یا جہاد والوں کے حق میں دعا گو رہنا اور جہاد کا موقع ملنے اور قدرت ہونے پر نکلنا اہل ایمان کا وطیرہ ہے۔

آیت کریمہ کا دوسرا حصہ ہے کہ وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ کریں گے ۔جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت، اقامت حدود، کفار سے لڑائی، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا انہیں کوئی ڈر نہ ہوگا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو حضور اکرم ﷺ نے سات چیزوں کا حکم دیا۔ ان میں سے ایک چیز یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کا خوف نہ رکھوں ۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی آدمی خود کو اس بات سے حقیر نہ بنالے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں گفتگو کی مجال اور گنجائش پائے اور بات نہ کرے۔ جو آدمی اس موقع پر بات نہ کرئے گا اسے قیامت کے دن فرمایا جائے گا کہ فلاں فلاں موقع پر تمہیں بات کرنے سے کس نے روکا تھا۔ وہ بندہ کہے گا کہ لوگوں کے خوف سے بات نہ کرسکا۔ **فیقول ایای احق ان تخاف** ۔کہ میں اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہوں کہ تو مجھ سے ڈرے۔

ان آیات کریمہ اور احادیث طیبہ سے اظہار حق کی عظمت اور اہل جہاد کی فوقیت واضح ہوگئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ اور دین کی حدود کی پاسداری اور عظمت اسلام کے معاملہ میں کسی ملامت کی پرواہ نہ کرنے والے لوگ اللہ رب العزت کے محبّ اور محبوب ہوتے ہیں۔

اس حقیقت کے برعکس جہاد سے روگردانی کرنے والوں کو حدیث شریف کے مطابق منافق قرار دیا گیا ہے۔ یہ سراپا رنج والم جب بھی امریکہ اور یہود و ہنود کا گٹھ جوڑ دیکھتا ہے اور اخبارات میں آئے دن نت نئی افسوسناک خبریں پڑھتا ہے تو فی الفور دعوت وتبلیغ کے عالمی مرکز رائے ونڈ کی طرف دھیان جاتا ہے کہ اس مرکز سے نکلنے والی جماعتیں پوری دنیا میں پھیل رہی ہیں۔ جب کہ کفر اسلام کا نام سننا گوارا نہیں کرتا انہیں پاسپورٹ کیسے مل جاتے ہیں؟

امریکہ میں ہمارے وزیروں اور جرنیلوں کے جوتے تک اتروا کر تلاشی لی جاتی ہے۔ انکے بستروں پر کیوں اعتبار کیا جاتا ہے؟۔

ہر ڈاڑھی والے کو دہشتگردی کی علامت سمجھ کر قابل نفرت ٹھہرایا جاتا ہے ان کو کیوں مشکوک نگاہوں سے نہیں دیکھا جاتا؟۔

یہ سراپا رنج والم اس غم میں مبتلا تھا کہ ایک کتابچہ ہاتھ لگ گیا جس میں صاحب کتابچہ نے بڑے وثوق سے یہ افسوس ناک خبر درج کی ہے کہ جب امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا اور طالبان کی پرامن حکومت کو نیست و نابود کرتے ہوئے وہاں کی دھرتی کو تہہ و بالا کر کے رکھ دیا۔ انہیں دنوں جب کہ لڑائی اور حملہ جاری تھا کہ رائیونڈ میں تبلیغی جماعت کا عالمی اجتماع منعقد ہوا۔ 4 نومبر 2001ء بروز اتوار کے اس اجتماع میں بڑی عاجزی سوز و گداز اور آہ و بکاہ سے دعا کی گئی اور دعا کے شرکاء تو اسے سارے سال کی محنت کا ثمر جان کر خوشنود ہو رہے تھے۔ کہ ہماری قسمت کا ستارہ جاگ رہا ہے اور ہمارے گناہ دھل رہے ہیں اللہ کے ولیوں کا پاکیزہ کردار اور پر رونق سنگ نصیب ہو گیا ہے جب کہ دوسری طرف یہ حدیثیں سنائی جارہی تھیں۔ جو کہ کنز العمال پہلی جلد میں فصل فی صفات المنافقین کے عنوان سے درج ہیں۔

پہلی حدیث شریف

اذاتم فجور العبد ملک عینیہ فبکی منهما متیٰ شاء.

جو آدمی فجور و نافرمانی میں پورا ہو جاتا ہے تو اپنی آنکھوں کا مالک بن جاتا ہے تو ان آنکھوں سے جب چاہے آنسو بہالیتا ہے۔

(کنز العمال جلد نمبر 1 حدیث نمبر 847)

دوسری حدیث شریف

المنافق یملک عینیہ یبکی کما یشآء .

کہ منافق اپنی آنکھوں کا مالک بن جاتا ہے تو جب چاہے رولیتا ہے۔

(کنز العمال جلد نمبر 1 حدیث نمبر 854)

بالخصوص مولانا طارق جمیل کے صدق و سوز کی آئینہ دار دعا پر جس انداز میں کڑی تنقید پڑھنے سننے میں آرہی ہے اس کا کچھ خلاصہ یوں ہے مولانا روتے اور بلکتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔

تیرے بندے تیرے سامنے کتنے بیٹھے ہیں۔ کتنے تیرے سامنے بیٹھے ہیں وہ بھی ہمارے ساتھ رو رہے ہیں میرے مولا! یہ زمین بھی رو رہی ہے یہ گھاس کا تنکہ تنکہ بھی ہمارے ساتھ رو رہا ہے یہ میز یہ کرسی ہمارے ساتھ رو رہی ہے۔

مردان صوبہ سرحد کے تبلیغی اجتماع منعقدہ ۳۰ مئی ۲۰۰۳ء میں مولانا طارق جمیل کی درد بھری دعا۔

اس دعا پر طرح طرح کے طعن سننے میں آرہے ہیں کوئی کہتا ہے کہ یہ طارق جمیل کا جھوٹ ہے کہ تنکے رو رہے ہیں۔ در و دیوار رو رہے ہیں۔ کیا طارق جمیل کو وحی آئی ہے یا الہام ہو رہا ہے یا ان کی سماعت اتنی تیز ہے کہ بے جان کا رونا سن رہے ہیں یا سراسر جھوٹ بول رہے ہیں۔ اور "لعنة الله علی الکاذبین" کا طوق پہننے کے شوق میں بے خود و بے ساختہ ہو رہے ہیں۔

بعض حضرات یوں بھی کہتے ہیں کہ یہ مولوی کے اندر کا شیطان بول رہا ہے۔ کہ خود کو رسول اللہ ﷺ سے بڑھا کر ظاہر کر رہا ہے آپ ﷺ کی یاد میں رونے کا واقعہ ضرور موجود ہے۔ استن حنانہ کا رونا۔

استن حنانہ از هجر رسول ﷺ

درو جد آمد همچو ارباب عقول (مثنوی مولانا روم قدس سرہ)

اس سراپا رنج والم نے اس واقعہ میں صرف ایک ستون کا رونا سنا ہے۔ جب کہ طارق جمیل کی دعا ہے کہ یہ گھاس کا تنکہ تنکہ بھی ہمارے ساتھ رو رہا ہے۔ یہ منبر یہ کرسی ہمارے ساتھ رو رہی ہے۔ مولانا طارق جمیل صاحب کی دعا کا یہ حصہ بطور خاص ہدف تنقید بنایا جاتا ہے۔

" کہ یہ سارا مجمع تیری محبت میں رو رہا ہے میں ان کے لئے قسم کھاتا ہوں۔ یا اللہ میں اپنی قسم نہیں کھاتا میں اپنی قسم نہیں کھاتا میں ان کی قسم کھانے کو تیار ہوں۔"

کیا مولانا طارق جمیل صاحب کو علم غیب حاصل ہے اور تمام آنے والوں کے دلوں کی کیفیت سے واقف ہیں ان کو وہاں موجود تمام لوگوں کے ایمان و نفاق کا پوری طرح علم ہے۔ کیا رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کے بارہ میں اکابرین دیو بند کے عقیدہ کے برعکس تبلیغی جماعت نے نیا عقیدہ تراش لیا ہے کہ مولانا طارق جمیل کو ہر آنے والے اور رونے والے کا پوری طرح علم ہوتا ہے۔ اور اس پر وہ قسم دینے کے لئے بھی تیار ہے۔ بہر حال ناقدین کی بہت ساری باتیں اور کوسنے سننے میں آرہے ہیں۔

آمدم برسر مطلب

بات ہو رہی تھی کہ تبلیغی جماعت کے اجتماع کی دعا پر رونے والے امت مرحومہ کے غم میں جس طرح روتے ہیں دھوتے ہیں، بلکتے ہیں حتی کہ ان کی حالت زار پر رحم آنے لگتا

ہے۔ مگر ۴نومبر ۲۰۰۱ء بروز اتوار کے اجتماع کی دعا کے متعلق ملک کے معتبر ترین موقر روزنامہ نوائے وقت کے پہلے صفحہ پر درج تھا کہ "اجتماع میں افغانستان کے بارے میں دعانہیں کی گئی۔" (۵نومبر ۲۰۰۱ء)

کیا ان کے اندر امت کی جلن کا یہ تقاضا نہ تھا کہ امریکہ کی بربادی اور افغان مجاہدین کی سرفرازی کی دعا کرتے اور اتنا بڑا مجمع (جن سب کے مخلص ہونے پر طارق جمیل صاحب قسم دینے کو تیار ہیں) آمین کہتے تو ان کی دعا اگر رنگ دیکھا دیتی تو آج جامع حفصہ کی بربادی اور دیگر واقعات رونما نہ ہوتے۔

امید کی کرن

ان حالات میں جب کہ مولانا طارق جمیل صاحب کی تقریروں کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ بندہ نے سوچا کہ چلو مرکز میں اجتماعی دعا کے موقع پر اگر کسی اندرونی کیفیت کے پیش نظر دعانہیں کی تو مولانا اپنی دوسری دعاؤں میں ضرور دعا کرتے ہوں گے۔ مگر میرے علم میں ابھی تک یہ نہیں آیا کہ انہوں نے فلاں خطاب کے بعد ایسی دعا کی ہو اس کے باوجود بندہ ان کی تقریروں سے روشنی تلاش کرنے میں لگا رہا۔ اس دوران بعض نفرت رکھنے والوں نے مجھے یہ حدیثیں سنانا اور اصل کتابیں دکھانا شروع کردیں۔

پہلی حدیث

ماأعطی عبد شیئاً شراً من طلاقة لسانه

بندے کو ایسی کوئی چیز نہیں عطا کی گئی جو طلاقت لسان سے زیادہ بری ہو۔

(کنز العمال جلد 3 حدیث 7892)

طلاقت لسان سے مراد ہے بڑی روانی سے بات کرنا اور کرتے چلے جانا۔

دوسری حدیث

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ایسی امت کے بارہ میں کسی مومن یا کسی مشرک کا خوف نہیں ہے لیکن مومن کو تو اس کا ایمان روک لے گا۔ اور مشرک کو اس کا کفر پھیر دے گا (کہ وہ ضرر نہ پہنچا سکے گا)۔

لکن اتخوف علیکم منافقاً علیهم اللسان یقول ماتعرفون و یعمل ماتنکرون.

لیکن تمہارے متعلق مجھے زبان دان منافق کا خطرہ ہے جو کہیں گے وہ جو تم جانتے ہو۔ اور کریں گے وہ جسے تم برا سمجھتے ہو۔

اس کی وضاحت اس حدیث شریف سے ہوتی ہے کہ حضور ﷺ نے خوارج کی نشاندھی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ "قوم یحسنون القیل ویُسیئون الفعل" ۔خارجی قوم باتیں حسین و جمیل کرے گی اور کردار کی گندی اور قبیح ہو گی۔ (بیہقی شریف جلد 8 صفحہ 297)

اس حدیث شریف کا مصداق دیکھنا ہو تو بہت دور جانے کی ضرورت نہیں مولانا طارق جمیل صاحب اپنے خطابات میں خود بیان کرتے ہیں کہ "آج کے دور میں نکاح مہنگا اور زنا سستا ہو گیا ہے"۔ (خطبات جمیل)

انہیں مولانا کا اپنا حال ملاحظہ ہو جن کی عظمت پر ہزاروں حلف دینے کو تیار ہیں۔ جنہیں عالمی مبلغ کے طور پر دنیا پہچانتی ہے۔ جن کی طلاقت لسان پر ایک جہاں گرویدہ ہے جن کے لئے منیٰ شریف میں بطور خاص درس دینے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ جنہیں وزیر اعلیٰ سندھ تبلیغی گشت کے لئے ہیلی کاپٹر مہیا کرتے ہیں۔ جنہیں وزیر اعظم کابینہ میں خطاب کی دعوت دیتے ہیں۔ جن کی سادہ زندگی پر مر مٹنے کے لئے ان گنت لوگ تیار ہیں اور شاید ان

کی ولایت پر شک کرنے والے کو تو وہ دائرہ اسلام میں داخل رہنے کی اجازت دینے کے لئے تیار نہ ہوں۔

انہوں نے اپنے عزیز القدر فرزند دلبند محمد یوسف جمیل کی شادی جس دھوم دھام سے کی جس کا چرچہ اخبارات میں کئی دن تک ہوتا رہا۔ حتی کہ اس اللہ والوں کے سرخیل نے جو دنیا کے مال سے اس قدر بے رغبتی رکھتا ہے اسے کوئی پائی پیسہ نہیں لینا صرف ایکڑوں کے حساب سے زمین خریدتا ہے۔ آپ تلمبہ کے پٹواری سے دریافت کریں کہ اس کی موروثی زمین کتنی ہے اور اب کتنے سو ایکڑ کا اضافہ ہوا ہے۔

حب الدنیا رأس کل خطیئة

دنیا کی محبت ہر غلطی کی بنیاد اور جڑ ہے۔

سے ظاہر ہے کہ سینکڑوں ایکڑ اراضی کا اضافہ زرعی پیدوار سے نہیں ہوا بلکہ یہ تبلیغ کی برکات کا اثر ہے۔ الغرض ان کے صاحبزادے کی شادی سے اہل دل تڑپ اٹھے۔ اہل بصیرت تلملا اٹھے اہل نظر کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ عوام کی فلاح کی فکر رکھنے والے اور بے سہارا بچیوں کی شادی بیاہ کے بارہ میں بے قرار رہنے والے دردمند اہل قلم صحافی بھی ششدر رہ گئے روزنامہ ایکسپریس کی 31/03/07 کی اشاعت میں ایک نامور صحافی ثناء اللہ بھٹہ راولپنڈی کا مراسلہ شائع ہوا جو کہ بلفظہ درج کیا جاتا ہے۔

"مولانا طارق جمیل کی توجہ کیلئے"

مکرمی! میں آپ کے مؤقر روزنامہ کی وساطت سے جناب مولانا طارق جمیل صاحب سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ دو روز پہلے کے روزنامہ ایکسپریس میں یہ خبر پڑھی کہ وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی اور وزیر اعلیٰ سندھ ڈاکٹر ارباب غلام رحیم نے تلمبہ کی نواحی بستی رئیس آباد موضع حسین پور آڑی والا میں مولانا طارق جمیل کے صاحبزادے محمد یوسف جمیل کی دعوت ولیمہ میں شرکت کی۔ وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی شادی میں شرکت کیلئے ہیلی کاپٹر کے ذریعے آڑی والا پہنچے تو صوبائی مشیر حافظ اقبال خاکوانی ضلع ناظم خانیوال سردار احمد یار ہراج، ڈی سی او محمد خان کھچی، تحصیل ناظم پیر شجاعت حسنین قریشی، اور مولانا طارق جمیل نے ان کا استقبال کیا شادی کی تقریب میں وفاقی وزراء حاجی سکندر حیات بوسن، رضا حیات ہراج، صوبائی وزراء خادم حسین وٹو، معین ریاض قریشی، خواجہ نور محمد سہو، ضلع ناظم ملتان فیصل مختار، ضلع ناظم لودھراں عبدالرحمٰن کانجو، تحصیل ناظم کبیروالا مہر اکبر حیات ہراج، ایم پی اے رانا سرفراز، سابق گلوکار جنید جمشید، سابق کرکٹر سعید انور، سرکاری افسروں اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی ہماری طرف سے بھی شادی کی مبارک باد قبول فرمائیں۔ یہ خبر پڑھ کر طبیعت پر کچھ بوجھ محسوس ہوا تو آپ کو خط لکھنے کی جرأت کی ہر صاحب حیثیت اپنے بچوں کی شادی دھوم دھام سے کرنا چاہتا ہے کیونکہ یہ ہمارا کلچر ہے نہ کہ اسلامی۔ چند دن پہلے جناب حسن نثار صاحب کا روزنامہ ایکسپریس میں آرٹیکل چھپا تھا جس میں انہوں نے اس کو **کنجر کلچر** کا نام دیا تھا۔ اس آرٹیکل کے بعد انہوں نے اور جناب عباس اطہر صاحب نے بھی اپنے بچوں کی شادیاں نہایت سادگی سے کیں۔ ان کی بھی حیثیت مسلمہ ہے کہ اگر وہ کسی کو بھی دعوت دیتے تو سب چلے آتے مگر انہوں نے غرباء کی بچیوں کا خیال کرتے ہوئے اس دھوم دھام سے اجتناب کیا۔ آپ ہمارے راہنما اور راہبر ہیں ہم سے زیادہ صاحب عمل اور علم ہیں ہو سکتا ہے ہم کو کوئی غلطی لگ رہی ہو ہمارا گمان آپ کے لئے ہمیشہ اچھا ہے۔ اور اچھا رہے گا۔ آپ کے علم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے تین ولیموں کا ذکر ملتا ہے ایک میں صرف دودھ کا گلاس، ایک میں جو کی روٹی اور ایک میں کہا کہ اپنے اپنے گھر سے کھانا لے آؤ مل کر کھاتے ہیں میرا ولیمہ ہو جائے گا۔ آپ ہم سے بہتر سمجھتے ہیں کہ ہمارے معاشرے کا سب سے بڑا المیہ اور روگ غیر طریقہ اسلامی شادی ہے۔ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ وہ شادی سب سے بہتر ہے جس میں خرچہ کم سے کم ہو اور وہ ولیمہ بہت ہی برا ہے جس میں غرباء کو شامل نہ کیا جائے جس دن شادی تبلیغی جماعت والوں کی تبلیغ کے مطابق یعنی سادگی اور بے خرچہ کے ہونے لگے گی اس دن معاشرے سے چوری ،رشوت، ڈاکہ زنی اور زنا جیسی لعنتیں ختم ہو جائیں گیں۔ ہم لوگوں نے نکاح مہنگا اور زنا سستا کر دیا ہے۔ اس موضوع پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے کہ غریب کیوں جوان بچیوں کو قتل کر کے خودکشی کر لیتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ معاشرے میں اس سنگین برائی کے خاتمہ کے لئے عملی اقدام اٹھائیں گے الحمد اللہ مذہبی لوگوں میں سب سے زیادہ لوگ آپ کو مانتے ہیں وزیر اعلیٰ نے ہیلی کاپٹر پر ہزاروں کا پٹرول جو غریب غرباء کے خون پسینے کی کمائی سے ٹیکس کی شکل میں حاصل کیا جا رہا ہے لگا دیا۔ سب وزراء نے بھی **سرکاری گاڑیاں اور پٹرول خرچ کیا ہوگا** ۔ ازراہ مہربانی میری بات اگر ناگوار گزرے تو معاف کر دیں میں آپ کا پرستار ہوں۔ اس حساب سے دکھ ہوا ہے کہ آپ ہمارے راہنما ہیں ہمارے تبلیغی حلقہ چکلالہ راولپنڈی میں جناب بریگیڈیئر گل بادشاہ اور بریگیڈیئر محمد عباس نے صاحب حیثیت ہونے کے باوجود اپنے بچوں کی شادیاں بڑی سادگی سے کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے بچوں کو آپ کو آپ کے بچوں کو دونوں جہانوں کی نعمتوں سے سرفراز کرے ۔ دعا گو۔ (ثناء اللہ بھٹہ E-3 عسکری چکلالہ سکیم)

(فوٹو کاپی آخر میں ملاحظہ ہو) بشکریہ روزنامہ ایکسپریس سرگودھا 31 مارچ 2007ء یہ تو ان کے صاحبزادہ صاحب کی شادی کا حال تھا اب ملاحظہ ہو اس اللہ کے ولی کی

رشیدۃ الاسلام الکنگوہیہ قاسمۃ العلوم والخیرات الدیوبندیہ

حکیمہ امت، مائی مکلی اور حضرت لاہورن کا حال جو طالبات کے لئے ایک عدد دینی مدرسہ چلا رہی ہیں۔ جن کی تربیت سے سینکڑوں امہات الیاس وذکریا تیار ہو رہی ہیں۔ جن کی آغوش پناہ میں صد ہا بے سہارا اپنی زندگی کو صحابیات رضوان اللہ علیھن کا نمونہ بنا رہی ہیں۔ جن کی نظر التفات سے اور شفقت مادرانہ سے ان گنت دوشیزائیں مبلغات تبلیغ کے میدان کی شہسوار بننے والی ہیں۔ جن کی ایک نگاہ کریمانہ سے رنڈیوں کی زندگی میں انقلاب آجاتا ہے۔ جن کے درس میں داخل ہونے والی بے راہ روی کا شکار فیشن کی دنیا کی بہار، میک اپ اور بناؤ سنگھار کی دلدادہ وفدا کار چست لباس وجسم آشکار ملک وملت کے لئے باعث شرم وعار آن ہی آن میں ان جملہ خرافات سے یکسو ہو کر دین کی محنت میں اس طرح لگ جاتی ہیں کہ مستقبل کے اولیاء انہیں کی گود میں پھلیں پھولیں گے۔ آئندہ کے اغواث، اقطاب کی معدن وکمان یہی تو ہیں۔ آئندہ نبوت کی ذمہ داری اٹھانے والوں کی پاکیزہ جماعت انہیں کے راستے سے دنیا میں نمودار ہوگی۔

مولانا طارق جمیل صاحب کی ایسی پاکیزہ مطہرہ زاہدہ فی الدنیا راغبہ الی الاخرہ جنتی حوروں کے لئے باعث رشک بننے کا ذوق رکھنے والی مخدومہ رائیونڈیاں ممدوحہ زوجات روڈیاں صفیہ بی بی زوجہ مولانا طارق جمیل صاحب کا اپنا حال ملاحظہ ہو۔ ملک وملت ودوقومی نظریہ کے نقیب اخبار نوائے وقت کی خبر ملاحظہ ہو:

"معروف بیوٹی پارلر سے طارق جمیل کی اہلیہ اور بھابھی کے زیورات چوری"

ممتاز عالم دین کی بھابھی اور اہلیہ کے فیشل کے دوران ملازماؤں نے پرس غائب کر لئے 'پارلر کی مالکہ بیرون ملک چلیں گئیں۔ لاہور (محمد اعظم چوہدری) ایم ایم عالم روڈ گلبرگ میں معروف بیوٹی پارلر ڈیپلکس سے ممتاز عالم دین طارق جمیل کی اہلیہ اور ان کے بھائی ممتاز کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر طاہر کمال کی اہلیہ کے لاکھوں روپے مالیت کے زیورات اور نقدی

چوری ہوگئی ہے۔گلبرگ پولیس نے مقدمہ درج کرلیا ہے معلوم ہوا ہے کہ 20 جولائی 2007 کو طارق جمیل کی اہلیہ صفیہ بی بی اور مولانا کی بھابھی ڈاکٹر عائشہ طیبہ خاکوانی فیشل کروانے کے لئے ڈیپلکس بیوٹی پارلر گئیں جہاں سے ان کا ایک پرس چوری ہوگیا۔ڈاکٹر عائشہ کے مطابق اس پرس میں دو عدد طلائی کڑے ایک جوڑی جھمکا کانٹا' ایک چین' ایک عدد ٹاپس' ایک جھومر اور دیگر زیورات کے علاوہ 80 ہزار روپے موجود تھے۔ڈاکٹر عائشہ نے الزام لگایا ہے کہ ڈیپلکس کے سٹاف نے فیشل کے بہانے دونوں خواتین کے آنکھوں پر کپڑے ڈال کر ان کا پرس غائب کرلیا۔گلبرگ پولیس نے ڈاکٹر عائشہ کی درخواست پر مقدمہ درج کرلیا۔لیکن مقدمہ میں بیوٹی پارلر کی مالک مسرت مصباح کو نامزد کرنے کی بجائے دو ملازم لڑکیوں کو نامزد کیا۔یہ بھی معلوم ہوا ہے۔کہ لیڈی پولیس کی بجائے مرد پولیس اہلکاروں نے بیوٹی پارلر پر چھاپہ مارا اور وہاں کام کرنے والی خواتین کو ہراساں کیا گیا۔باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ڈیپلکس کی مالکہ مسرت مصباح مدعی پارٹیوں اور مذہبی راہنماؤں سے خوف زدہ ہوکر گذشتہ رات ملک سے باہر چلی گئی ہیں۔روزنامہ نوائے وقت جولائی 2007ء اخبار کی فوٹو کاپی آخری صفحہ پر ملاحظہ کریں۔نیز یہ خبر روزنامہ "جنگ" میں شائع ہوئی۔

مولانا طارق جمیل کی شہرت کا راز

دنیا میں بڑے بڑے نامور مقرر اور خطیب ہوگذرے ہیں۔جن کے خطابات پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے۔مگر اس دور کے وسائل میں عالمی سطح پر پھیلنے اور جہاں بھر میں گھوم پھر کر خطاب کرنے کا کوئی ذریعہ نہ تھا۔جب کہ مولانا طارق جمیل جس دور کے خطیب ہیں ایک لمحہ میں دنیا بھر کو ان کا خطاب سنایا اور دکھایا جا سکتا ہے۔اور دکھایا جارہا ہے۔اس پرفتن دور میں جہاں افغانستان اور عراق میں جنگ جاری ہے فلسطینی اپنی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں

۔پاکستان خاکم بدہن ایٹمی قوت ہونے کے باوجود غیر یقینی صورت حال سے گزر رہا ہے ۔مسجدوں میں اور امام بارگاہوں میں بم دھماکے ہو رہے ہیں دارالحکومت اسلام آباد میں جامعہ حفصہ جیسے مرکز کو تباہ کیا جاتا ہے مزید براں فرقہ واریت کا عفریت منہ کھولے مسلمانوں کو باہمی جدال وقتال کی لپیٹ میں لے رہا ہے۔اس پرفتن دور کے متعلق رسول کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ سید کائنات فخر موجودات غم خوار امت ﷺ فرماتے ہیں

"ان من بعد کم زمانا کثیر خطبائه و قلیل علماؤ۔

تمھارے بعد زمانہ آئے گا جس میں خطیب بکثرت ہوں گے جبکہ علماء کم ہوں گے۔

مجمع الزوائد

ایسا ہی دور آرہا ہے جس کے متعلق والی امت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔

"یاتی علی الناس زمان یستخفی المومن فیھم کما یستخفی المنافق فیکم الیـــوم" کہ لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ لوگوں میں مومن اس طرح چھپ کر رہے گا جس طرح کہ آج منافق تم میں چھپ کر رہتا ہے ۔ کنزالعمال شریف حدیث 31111 جلد 11 صفحہ 176۔

ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے چوتھے فتنے کا ذکر فرمایا کہ اس فتنے کے شر سے وہی نجات پا سکے گا جو اس طرح دعا کرے کہ جس طرح پانی میں ڈوبنے والا دعا کرتا ہے۔اس فتنہ میں نیک بخت آدمی وہ ہی ہوگا۔جو پرہیز گار ہو اور یکسور ہے جب وہ سامنے آئے تو لوگ اسے پہچانیں نہ اور جب وہ گوشہ نشین ہوجائے تو اسے تلاش نہ کیا جائے۔

واشقی الناس کل خطیب مصقع وراکب موضع.

ہر بلند بانگ/ سینہ زور/مسلسل بولتے چلے جانے والا خطیب اور ہر تیز رفتار سوار سب لوگوں

سے زیادہ بد بخت ہوگا۔

حوالہ کنز العمال شریف صفحہ 244 جلد 11 حدیث شریف 31389 سراپا رنج والم نے مولانا طارق جمیل صاحب کے خطابات سننے اور خطبات جمیل و بیانات جمیل پڑھنے کا ذوق رکھنے والے کئی حضرات کو ان کی تقریروں کے اقتباسات سنائے ہیں اور خطبات جمیل کتاب کے اقتباسات پڑھائے ہیں وہ سب کے سب ان کو سن کر پریشان ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ مرکز میں بیٹھے ہوئے جماعتیں روانہ کرنے والے بزرگ اس خطیب مصقع کی کارستانیوں سے جاہل و بے خبر ہیں یا کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے مراقبہ میں گردن جھکائے بیٹھے ہیں۔ یا یہ کہ مولانا ان پر اتنے حاوی ہو چکے ہیں کہ وہ اس خطیب مصقع کے سامنے اظہار حق سے عاجز ہو چکے ہیں جب کہ اظہار حق ضروری ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ "کاتم العم یلعنه کل شئی حتی الحوت فی البحر و الطیر فی السماء"

کہ علم کو چھپانے والے پر ہر شے لعنت کرتی ہے حتی کہ سمندر میں مچھلیاں اور آسمانی فضا میں پرندے بھی اس پر لعنت کرتے ہیں۔

(کنز العمال شریف جلد 10 صفحہ 190 حدیث 28997)

ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ "علم کے معاملہ میں ایک دوسرے کی خیر خواہی کرو اور کوئی آدمی دوسرے سے علم نہ چھپائے کیونکہ علم میں خیانت مال میں خیانت سے زیادہ سخت ہے

(کنز العمال حدیث 28999 صفحہ 190 جلد 10)

ان حالات میں بندہ ناچیز سراسر عجز و نیاز سراپا رنج والم مرکز میں جلوہ افروز تبلیغی بزرگوں سے گذارش کرنے کی جسارت کرنے سے پہلے ایک حدیث شریف کا ذکر کرتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

قال رسول الله ﷺ من سئل من علم فکتمه فالجمه الله بلجام من نار"

کہ جس شخص سے کوئی علم کی بات پوچھی جائے تو وہ چھپائے تو اسے اللہ تعالیٰ آگ کی لگام ڈالے گا۔ (ابو داؤد شریف صفحہ 159 حدیث 346)

سراپا رنج والم عرض کرتا ہے کہ جناب والا آپ حضرات کو اس مولوی طارق جمیل صاحب کی حب دنیا درجنوں ایکڑ اراضی کی خریداری، اللہ جل شانہ کے بارہ میں بے باکیاں، حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوات و التسلیمات کے اسماء گرامی عامیانہ انداز میں لینا۔ اولوالعزم ملائکہ کرام علیہم السلام کے لئے معمولی انداز اپنانا مثلاً بکتا ہے۔ آج موت نے سب کو کڑوا گھونٹ پلا دیا۔ آج جبرئیل بھی مر گیا اور میکائیل بھی مر گیا اور اسرافیل بھی مر گیا اور عرش کے فرشتے بھی مر گئے اور وہ عزرائیل سب کی جان لینے والا آج یہ دیکھو اوندھا پڑا ہے۔ اسی طرح دیگر معظمین کے بارہ میں سوقیانہ انداز اپنانا ہے۔ حضرت خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا نے حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب نصیحت فرمائی تو مولانا طارق جمیل کی یاوہ گوئی کا اندازہ کریں کہ بیان کرتا ہے۔ وہ عورت کہنے لگی ایک زمانہ تھا تو عمری عمری کہلاتا تھا پھر تجھے عمر کہنے لگے پھر تو امیر المومنین بن گیا اللہ سے ڈر کے رہا کر۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسے بھیگی بلی بنے سن رہے۔ ایسے سن رہے۔ جب وہ بڑھیا چلی گئی تو لوگوں نے کہا امیر المومنین اس بڑھیا کی خاطر آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے کہا ارے ارے بدھو پتہ نہیں یہ کون ہے یہ وہ ہے جس کی عرشوں پر رب نے سنی تھی زمین پر کیسے نہ سنتا یہ خولہ ہے یہ خولہ ہے خولہ بنت ثعلبہ (بیانات جمیل جلد دوم صفحہ 83 مطبوعہ مکتب رحمانیہ لاہور)۔

اس یادہ گو نے عمری‘ عمری‘ بھیگی بلی‘ بدھو اور صحابیہ رضی اللہ عنہا کے متعلق یہ خولہ ہے خولہ‘ خولہ بنت ثعلبہ کا جو تذکرہ کیا ہے اور گندے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ آپ جانتے ہیں اکابرین دیو بند پر پہلے دن سے یہ الزام لگ آ رہا ہے کہ ان حضرات کی زبانیں ان کے قلم ان کے انداز گفتگو میں عظمت کا پہلو موجود نہیں ہوتا۔ یہ لوگ سوقیانہ‘ عامیانہ بے حیائی کے انداز میں گفتگو کرنے کے عادی ہیں۔ ان کی انہیں بے باکیوں اور بدلگامیوں کی بنا پر انہیں حسام الحرمین کی زد میں آنا پڑا کیا مولانا طارق جمیل اس جرائم واقعیہ کو مزید حقیقت میں نہیں بدل رہے اگر آپ اکابرین دیو بند کی صفائی سے فارغ ہو گئے ہیں تو اس کی صفائی دینا شروع کب کرو گے۔ جلد کیجیے چشم ما روشن دل ماشاد۔

سراپا رنج والم کا المیہ یہ ہے آپ سے توقع رکھ بیٹھا ہے کہ بزرگان مرکز تمام باتوں سے آگاہ نہیں غلط بات سے آگاہ ہو کر چپ رہنے والا گونگا شیطان ہوتا ہے۔ اگر آگاہ ہیں تو اس کے رؤساء سے میل ملاپ سے خائف ہیں یا پھر اس کے جرم میں شریک ہیں کہ رؤسا کے چیک اور اراضی کی خریداری میں تمہارا حصہ شامل ہوتا ہے۔

اس بارہ میں وضاحت کرنا اکابرین رائیونڈ پر فرض ہے۔ ورنہ حدیث شریف کے مطابق جہنم کی آگ کی لگام منہ میں ڈلوانے کے لئے تیار رہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام کے دشمنوں کی عجیب فریب کاری۔

بیانات جمیل جلد اول صفحہ 427 پر عالمی مبلغ مولانا طارق جمیل کا حدیث شریف بیان کرنے کا منفرد انداز اور دیانت داری کا اعلیٰ نمونہ۔

رسول اللہ ﷺ کے **دیدار** کا پیاسا درخت

آپ لیٹے ہوئے تھے سوئے ہوئے تھے دور سے ایک درخت آیا بھاگا ہوا لخد الارض خدا زمین چیرتا ہوا آیا آپ ﷺ کے وجود مبارک پر یوں سایہ ڈال دیا تھوڑی دیر کھڑا رہا پھر واپس آپ ﷺ کے اُٹھنے سے پہلے اپنی جگہ پر پہنچ گیا جب آپ ﷺ بیدار ہوئے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ درخت آپ ﷺ دیکھ رہے ہیں وہ یوں آیا آپ ﷺ پر چھایا اور چند لمحوں کے بعد گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ میرے **دیدار** کا پیاسا تھا تو اس نے اپنے اللہ سے اجازت مانگی اے اللہ تیرے حبیب کا **دیدار** کرنا چاہتا ہوں اللہ نے اسے اجازت دی یہ آیا اور اپنی پیاس کو بجھایا اور واپس چلا گیا

بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں درخت کی حاضری اور سلامی کے بارے حدیث مبارکہ۔

حضرت یعلی ابن مرہ صحابی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سفر کرتے رہے پھر ایک جگہ اترے تو رسول اللہ ﷺ آرام فرما ہو گئے سو گئے تو ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا حاضر ہو گیا اور آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا پھر اپنی جگہ پر چلا گیا جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو میں نے یہ واقعہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

ھی شجرۃ استاذنت ربھا عزوجل ان **تسلم** علی رسول اللہ ﷺ

فاذن لھا ۔ کہ اس درخت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سلام پیش کرنے کے لیے اللہ تعالی سے اجازت طلب کی تو اللہ تعالی نے اسے سلام پیش کرنے کی اجازت دیدی۔

مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 6   مسند امام احمد بن حنبل حدیث نمبر 17708۔

مولانا طارق جمیل کی فریب کاری یہ ہے کہ **تسلم** کا معنی **سلام** کے بجائے **دیدار** کردیا۔

حدیث شریف۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ ایک مقام پر پہنچے تو ایک طلحہ یا کیکر کا درخت آیا **طافت حوله ثم رجعت** اس نے رسول اللہ ﷺ کا طواف کیا پھر اپنی جگہ پر چلا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس نے میری بارگاہ میں سلام پیش کرنے کی اللہ تعالی سے اجازت طلب کی تھی شرف المصطفیٰ ﷺ صفحہ 400۔

مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 6 اور شرف المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صفحہ 400 کی فوٹو کا پیاں ملاحظہ ہوں۔

مجمع الزوائد جلد 9 صفحہ 6 کی فوٹو کاپی

فوسمه بميسم الصدقة ثم بعث به ، وفي رواية عن يعلى قال إني ما أظن أحداً رأى من رسول الله صلى الله عليه وسلم إلا دون ما رأيت فذكر نحوه إلا أنه قال لصاحب البعير يشكوك زعم انك سناته حتى كبر تريد أن تنحره قال صدقت والذى بعثك بالحق قد أردت ذلك والذى بعثك بالحق لا أفعل ، وفي رواية ثم سرنا و نزلنا منزلا فنام النبي صلى الله عليه وسلم فجاءت شجرة تشق الأرض حتى غشيته ثم رجعت إلى مكانها فلما استيقظ ذكرت له فقال هي شجرة استأذنت ربها عز وجل أن تسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فأذن لها . رواه أحمد بإسنادين والطبراني بنحوه ، وأحد إسنادي أحمد رجاله رجال الصحيح ، وقال الطبراني في إحدى رواياته [illegible] فقال

شرف المصطفیٰ ﷺ 400 کی فوٹو کاپی

١١٣٦ ـ وفي رواية: أن يعلى بن مرة الثقفي قال: رايت من النبي ﷺ شيئاً لم يره إلّا من كان معي، خرج رسول الله ﷺ حتى إذا كان بمكان كذا وكذا جاءته طلحة أو [illegible] طافت حوله، ثم رجعت إلى منبتها فقال النبي ﷺ: إنها استأذنت ربها أن تسلم عليّ.

تصنيف

الإمام الحافظ الشهير الواعظ
أبي سعد عبد الملك بن أبي عثمان محمد بن إبراهيم الخركوشي النيسابوري
المتوفى [illegible]

21

پاکستان کا واحد کثیر الاشاعت اخبار جسے دس بڑے شہروں سے بیک وقت چھپنے کا اعزاز حاصل ہے

ایڈیٹوریل

ایکسپریس

www.express.com.pk

ہفتہ 11 ربیع الاول 1428ھ 31 مارچ 2007ء

مولانا طارق جمیل کی توجہ کیلئے

مکرمی! میں آپ کے موقر روزنامہ کی وساطت سے جناب مولانا طارق جمیل صاحب سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ دو روز پہلے کے روزنامہ ایکسپریس میں یہ خبر پڑھی کہ وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی اور وزیر اعلیٰ سندھ ڈاکٹر ارباب غلام رحیم نے تلمبہ کی نواحی بستی رئیس آباد موضع حسین پور آڑی والا میں مولانا طارق جمیل کے صاحبزادے محمد یوسف جمیل کی دعوت ولیمہ میں شرکت کی۔ وزیر اعلیٰ چودھری پرویز الٰہی شادی میں شرکت کے لیے ہیلی کاپٹر کے ذریعے آڑی والا پہنچے تو صوبائی مشیر حافظ اقبال خاکوانی، ضلع ناظم خانیوال سردار احمد یار ہراج، ڈی سی او محمد خان کھچی، تحصیل ناظم پیر شجاعت حسنین قریشی اور مولانا طارق جمیل نے ان کا استقبال کیا۔ شادی کی تقریب میں وفاقی وزراء حاجی سکندر حیات بوسن، رضا حیات ہراج، صوبائی وزراء خادم حسین وٹو، معین ریاض قریشی، خواجہ نور محمد سیو، ضلع ناظم ملتان فیصل مختار، ضلع ناظم لودھراں عبدالرحمان کانجو، تحصیل ناظم کبیروالا، محمد اکبر حیات ہراج، ایم پی اے رانا سرفراز، سابق [illegible] جمشید، سابق کرکٹر سعید انور، سرکاری افسروں اور ہر شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے شرکت کی۔ ہماری طرف سے بھی شادی کی مبارکباد قبول فرمائیں۔ یہ خبر پڑھ کر طبیعت پر کچھ بوجھ محسوس ہوا تو آپ کو [illegible] کی جرأت کی۔ ہر صاحب حیثیت اپنے بچوں کی شادی دھوم دھام سے کرنا چاہتا ہے کیونکہ یہ ہمارا کلچر ہے نہ کہ اسلامی۔ چند دن پہلے جناب حسن نثار صاحب کا روزنامہ ایکسپریس میں آرٹیکل چھپا تھا جس میں انہوں نے اسکو کلچر کلچر کا نام دیا تھا۔ اس آرٹیکل کے بعد انہوں نے اور جناب عباس اطہر صاحب نے بھی اپنے بچوں کی شادیاں نہایت سادگی سے کیں۔ ان کی یہ حیثیت مسلمہ ہے کہ اگر وہ کسی کو بھی دعوت دیتے تو سب چلے آتے مگر انہوں نے غرباء کی بچیوں کا خیال کرتے ہوئے اس دھوم دھام سے اجتناب کیا۔ آپ ہمارے رہنما اور رہبر ہیں ہم سے زیادہ صاحب عمل اور علم ہیں۔ ہو سکتا ہے ہم کو کوئی غلطی لگ رہی ہو ہمارا گمان آپ کے لیے ہمیشہ اچھا ہے اور اچھا رہے گا۔ آپ کے علم میں ہے کہ رسول کے تین ولیموں کا ذکر ملتا ہے ایک میں صرف دودھ کا گلاس ایک میں جو کی روٹی اور ایک میں کہا کہ اپنے اپنے گھر سے کھانا لے آؤ مل کر کھاتے ہیں میرا ولیمہ ہو جائے گا۔ آپ ہم سے بہتر سمجھتے ہیں کہ ہمارے معاشرے کا سب سے بڑا المیہ اور روگ غیر طریقہ اسلامی شادی ہے۔ رسول اللہ کا فرمان ہے کہ وہ شادی سب سے بہتر ہے جس میں خرچ کم سے کم ہو اور وہ ولیمہ بہت ہی برا ہے جس میں غرباء کو شامل نہ کیا جائے۔ جس دن شادی تبلیغی جماعت والوں کی تبلیغ کے مطابق یعنی سادگی اور بے خرچ کے ہونے لگے گی اس دن معاشرے سے چوری، رشوت، ڈاکہ زنی اور زنا جیسی لعنتیں ختم ہو جائیں گی۔ ہم لوگوں نے نکاح مہنگا اور زنا سستا کر دیا ہے۔ اس موضوع پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے کہ غریب کیوں جوان بچیوں کو قتل کر کے خودکشی کر لیتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ معاشرے میں اس سنگین برائی کے خاتمہ کیلئے عملی اقدام اٹھائیں گے۔ الحمد اللہ مذہبی لوگوں میں سب سے زیادہ لوگ آپ کو مانتے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے ہیلی کاپٹر پر ہزاروں کا پٹرول جو غریب غرباء کے خون پسینے کی کمائی سے ٹیکس کی شکل میں حاصل کیا جا رہا ہے لگا دیا، سب وزراء نے بھی سرکاری گاڑیاں اور پٹرول خرچ کیا ہوگا۔ ازراہ مہربانی میری بات اگر ناگوار گزرے تو معاف کر دیں میں آپ کا پرستار ہوں اس حساب سے دکھ ہوا ہے کیونکہ آپ ہمارے رہنما ہیں۔ ہمارے تبلیغی حلقہ چکلالہ راولپنڈی میں جناب بریگیڈیر گل بادشاہ اور اب بریگیڈیر محمد عباس نے صاحب حیثیت ہونے کے باوجود اپنے بچوں کی شادیاں بڑی سادگی سے کیں اللہ تعالیٰ ان کو ان کے بچوں کو، آپ کو آپ کے بچوں کو دونوں جہانوں کی نعمتوں سے سرفراز کرے۔ دعا گو

(ثناء اللہ بٹ، 3-E عسکری ا چکلالہ سکیم 3، راولپنڈی)

ایکسپریس 31 مارچ 2007ء

روزنامہ ایکسپریس ہفتہ 31 مارچ 2007ء

22

نوائے وقت

معروف بیوٹی پارلر سے طارق جمیل کی اہلیہ اور بھابھی کے زیورات چوری

ممتاز عالم دین کی بیوی اور اہلیہ کے فیشل کے دوران ملازماؤں نے پرس غائب کر لیے پارلر کی مالکہ بیرون ملک چلی گئیں

لاہور (محمد اعظم چودھری) ایم ایم عالم روڈ گلبرگ میں معروف بیوٹی پارلر ڈیلکس سے ممتاز عالم دین طارق جمیل کی اہلیہ اور ان کے بھائی ممتاز کارڈیالوجسٹ ڈاکٹر طاہر کمال کی اہلیہ کے لاکھوں روپے مالیت کے زیورات اور نقدی چوری ہو گئی ہے۔ گلبرگ پولیس نے مقدمہ

صفحہ 8 پر بقیہ نمبر 4

بقیہ 4 | بیوٹی پارلر

درج کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ 20 جولائی کو طارق جمیل کی اہلیہ مسز [illegible] مولانا کی بھابھی ڈاکٹر عائشہ طیب خاکوانی فیشل کروانے کیلئے ڈیلکس بیوٹی پارلر گئیں جہاں سے ان کا ایک پرس چوری ہو گیا۔ ڈاکٹر عائشہ کے مطابق اس پرس میں 2 عدد طلائی کڑے، ایک جوڑی جھمکا، ایک کانٹا، ایک چین، ایک عدد چابی، ایک جھومر اور دیگر زیورات کے علاوہ 00 ہزار نقد موجود تھے۔ ڈاکٹر عائشہ نے الزام لگایا ہے کہ ڈیلکس کے سٹاف نے فیشل کے بہانے دونوں خواتین کی آنکھوں پر کپڑے ڈال کر ان کا پرس غائب کر لیا۔ گلبرگ پولیس نے ڈاکٹر عائشہ کی درخواست پر مقدمہ درج کیا لیکن مقدمے میں بیوٹی پارلر کی مالک مسرت مصباح کو نامزد کرنے کی بجائے 2 ملازم لڑکیوں کو نامزد کر دیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لیڈی پولیس کی بجائے مرد پولیس اہلکاروں نے بیوٹی پارلر پر چھاپہ مار کر وہاں کام کرنے والی خواتین کو ہراساں کیا گیا۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ڈیلکس کی مالک مسرت مصباح مذہبی پارٹیوں اور مذہبی رہنماؤں سے خوفزدہ ہو کر گزشتہ رات ملک سے باہر چلی گئی ہیں۔

جنگ

گلبرگ: مولانا طارق جمیل کی اہلیہ کے بیوٹی پارلر سے غائب ہونیوالے زیورات نہ مل سکے

لاہور (کرائم رپورٹر) گلبرگ میں ایک بیوٹی پارلر سے طارق جمیل اور ڈاکٹر طاہر کمال کی بیویوں کے زیورات نہ مل

صفحہ 17 بقیہ نمبر 6

بقیہ	زیورات نہ مل سکے	6

سکے گلبرگ پولیس کے مطابق تفتیش ویمن انویسٹی گیشن پولیس کے پاس چلی گئی ہے جبکہ ویمن انویسٹی گیشن پولیس کے مطابق ابھی تک تفتیش ان کے پاس نہیں آئی۔